فضائلِ نماز، احکامِ سجدۂ سہو پر سوالاً جواباً عام فہم اور مستند تحریر

الکَلَامُ السَّھل فِی اَحکَامِ سَجدَۃِ السَّھو

بنام

سجدہ سہو کے احکام

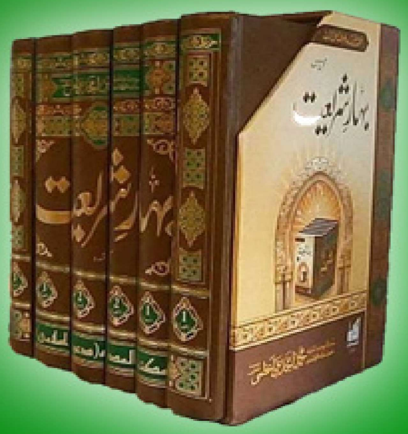

مؤلف

مولانا محمد شاہد حمید عطاری قادری

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب الکلام السہل فی احکام سجدۃ السہو مع فضائلِ نماز و نماز نہ پڑھنے پر وعیدیں

مؤلف مولانا محمد شاہد حمید قادری

کمپوزنگ ابوسنان بھلوال

قیمت روپے

ضروری التماس

ہم نے اپنی بساط بھر کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں کسی بھی قسم کی لفظی غلطی یا کمی نہ رہے مگر بتقاضائے بشریت اگر پھر بھی کوئی خامی یا کمی رہ گئی ہو تو فوراً مطلع فرمائیں اور اپنی اور ہماری آخرت کے لئے بھلائی کا سامان جمع فرمائیں۔ ہم آپ کے مشکور رہیں گے۔

﴿ادارہ نور المصطفیٰ﴾

یادداشت

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ

فھرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ
1	تائیدِ لطیف: مفتی فضل رسول سیالوی دامت برکاتھم العالیہ	7
2	تقریظ: علامہ غلام رسول قاسمی دامت برکاتھم العالیہ	10
3	تصحیح: مولانا محمد فراز المدنی سلمہ الغنی	12
4	خطبة الکتاب	13
5	نماز کے فضائل آیات کی روشنی میں	14
6	نماز کے فضائل احادیث کی روشنی میں	16
7	نماز پڑھنے کی فضیلت	17
8	سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب لوگ	18
9	اولاد کو نمازی بناؤ!	20
10	نماز جنت کی چابی ہے۔	20
11	فضائل جماعت	15,22
12	بہترین اعمال کی تفصیل حدیث کی روشنی میں	22
13	اذان اور پہلی صف کی فضیلت	24
14	مسجد بنانے اور اسمیں حاضر ہونے کی فضیلت	25
15	نماز نہ پڑنے کی وعیدیں	26
16	منافقین پر نماز عشاء و فجر بھاری ہے۔	29
17	بے نمازی کا حشر کفّار کے ساتھ	31
18	چند اصطلاحات	33

19	احکامِ سجدہ سہو کا بیان، سجدہ سہو کا طریقہ کیا ہے؟	37
20	سورت کے بعد الحمد پڑھی تو کیا حکم ہے؟	41
21	نماز میں فرض قراءت کی مقدار کیا ہے؟	42
22	قعدۂ اُولیٰ یا اخیرہ بھولنے کی مختلف صورتیں	43
23	قعدۂ اولیٰ میں درود پڑھنے کا حکم	45
24	امام کے سہو سے مقتدی پر بھی سجدۂ سہو ہے۔	48
25	بھول کر سلام پھیرا تو کب تک سجدۂ سہو کر سکتا ہے؟	51
26	سجدۂ نماز، تلاوت یا سہورہ گیا بعدِ سلام کب تک ادا ہو...	52
27	نماز مکروہ تحریمی ہوئی تو کیا حکم ہے؟	52
28	تعداد رکعات میں شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	53
29	وتر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ دوسری یا تیسری....	55
30	سجدہ سہو کیا پھر واجب چھوٹا تو کیا حکم ہے؟	56
31	سجدۂ تلاوت کا بیان، سجدۂ شکر	58
32	ایمانِ مفصّل، ایمانِ مجمل	59
33	چھ کلمے	59
34	نماز کا طریقہ	62
35	دعائے قنوت	67
36	تسبیح تراویح، نماز جنازہ	68,69
37	میت کو تلقین کرنے کا طریقہ	72
38	آیۃ الکرسی	75
39	چار قل	76

تائیدِلطیف
اورافادیّت واھمیّت

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فضل رسول سیالوی دامت برکاتھم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندۂ حقیر وفقیر عزیزم مولانا محمد شاہد حمید قادری کے رسالہ کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض الحرمین کے خطبہ سے مزیّن ومتبرّک کرنا چاہتا ہے۔

الھمّ انّی احمدک واثنی علیک وابوء لک باالتقصیرفی الحمد والثّناء واستغفرک واستعین بک واعلم انّه لایغفر الذّنوب الّاانت ولایعیننی غیرک فی الشّدّۃ والرّخاء واوجّه وجھی الیک واسلّم نفسی لک نسکی وصلوٰتی ومحیای ومماتی لک تعالیت عن شرکۃ الشّرکاء واعوذبک من شرور نفسی ومن سیّاٰت اعمالی والِمّ علیک فی سوال الھدایۃ لمحاسن الاخلاق ومکارم الاعمال واعتقد انّه لایعیذنی من ھذہ ولایھدینی الّاالّذی فطرنی وفطر الارض والسّماء واشھدان لّااله الّاالله وحدہ لاشریک له واشھد انّ محمدا عبدہ ورسوله افضل الرّسل والانبیاء صلّی الله تعالیٰ علیه وعلیھم وعلیٰ آله واصحابه مایتعاقب الملوان وماالظلّت الخضراء واقلّت الخبراء امّابعدفیقول العبد الضّعیف محمد فضل

رسول سیالوی عاملہ اللہ بلطفہ

ترجمہ خطبہ: الٰہی میں تیری حمد وثنا کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تیری حمد وثنا سے قاصر ہوں اور تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف فرماتا ہے سختی اور نرمی میں تیرے علاوہ کوئی میری مدد نہیں کرسکتا بس میں تیری ہی جانب متوجّہ ہوتا ہوں اور اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں، میری مالی اور بدنی عبادتیں اور میری موت حیات تیرے لئے ہے اور تیری ذات شریکوں کی شرکت سے بلند ہے اور میں نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور کمال عاجزی سے سوال کرتا ہوں کہ بہترین اخلاق اور اعمال صالحہ کی ہدایت عطا فرما اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ برائیوں سے بچانے والا اور بھلائیوں کی ہدایت کرنے والا اس ذات کے علاوہ کوئی نہیں جس نے مجھے پیدا فرمایا اور زمین اور آسمان کو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں تمام رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں، رحمت بھیجے اللہ آپ پر اور تمام انبیاء پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر جب تک رات دن ہیں اور جب تک آسمان سایہ کرے اور زمین اس کا مظہر رہے، حمد وصلوٰۃ کے بعد عبد ضعیف محمد فضل رسول سیالوی کہتا ہے اللہ اس پر اپنی عنایات نازل فرمائے۔

کہ عزیزم مولٰنا محمد شاہد حمید قادری مدّ ظلّہ نے بندہ کو حکم فرمایا کہ میں نے سجدۂ سہو کے احکام میں یہ رسالہ ''الکلام السّھل فی احکام سجدۃ السّھو'' تحریر کیا ہے اس پر نظر ثانی کے بعد اس کی افادیّت پر کچھ تحریر کردیں۔ بندہ اپنے عزیز کا شکریّہ ادا کرتا ہے کہ بندۂ عاصی کو اس قابل جان کر اس معمولی خدمت کا موقع دیا ہے تو اس کے متعلّق ''خیر الکلام ماقلّ ودلّ'' (بہترین کلام وہ ہے جو کم اور پُر دلیل ہو) کے مطابق عرض ہے کہ رسالہ کی انفرادیّت اس کے نام وعنوان سے ہی ظاہر ہے بندہ کے خیال میں یہ موضوع جتنا ہی اہم اور عوام المسلمین کے لئے فائدہ مند ہے، علماء ''

شکر اللہ سعیھم ‘‘ (اللہ اُن کی کوششوں کی جزا دے) کی توجہ کم ہی اس کی طرف مبذول ہوئی، مبسوط اور بڑی کتابوں میں تو ائمّہ کرام علیھم الرّضوان نے ہر موضوع کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے لیکن وہ عام آدمی کی دسترس اور پہنچ سے باہر ہیں۔ ضرورت تھی کہ مختصر اور جامع انداز میں یہ مسئلہ بیان کیا جاتا تاکہ اُردو خوان حضرات اس سے استفادہ کرتے، ماشاءاللہ! قادری صاحب نے اس ضرورت کو باحسن وجوہ (اچھے طریقے سے) پورا فرمایا ہے اللہ ان کی اس کوشش کو شرف قبولیّت سے نوازے آمین! اس میں سہو (نماز میں بھولنے) کے مشکل اور دقیق (پیچیدہ) مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں بڑے اچھوتے اور سہل (آسان) انداز میں سپردِ قرطاس (قلم) کردیا ہے بندہ نے ازاوّل تا آخر اسے دیکھا ہے عزیز نے محنت شاقّہ سے اور عرق ریزی سے مسائل تحریر کئے ہیں لیکن اگر میری نظر نے کہیں کوتاہی کی ہو تو سہواً اور خطاء ہوگی اس لئے پردہ پوشی فرماکر درگذر فرمادیں، اللہ قادری صاحب کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔

ہاں آخری سوال کا جواب تحریر نہ فرمایا شاید اس لئے کہ دیکھنے والا اس کا جواب تحریر کرتا ہے یا نہیں تو بندہ نے اس کا جواب (سوال 60 کا جواب مفتی صاحب تک نہ پہنچا ویسے مرقوم (لکھا ہوا) ہے) اور ساتھ ہی دو سوال و جواب کا اضافہ کردیا ہے کہ اس فقیر حقیر کو بھی حصّہ مل جائے امّید ہے کہ اس رسالہ میں ان چند سطور کی گنجائش نکل آئے گی آخر میں عرض ہے کہ یہ تحریر قابلِ مطالعہ و قابلِ عمل ہے اور مسلمانوں کے لئے ایک منفرد تحفہ ہے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ صدقہ اپنے حبیب مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اپنی بارگاہ میں قبولیّت سے نوازے اور مولٰنا کو مزید توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

منجانب: احقر العباد محمد فضل رسول سیالوی خادم دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ رضویّہ

اندرون لاری اڈہ سرگودھا (11/1/2018، جمعرات)

(حضرت علّامہ مفتی فضل رسول صاحب سیالوی دامت برکاتھم العالیہ نے اس تحریر

کا طبیعت ناساز ہونے کے باوجود عرق ریزی کے ساتھ مطالعہ فرمایا اور بہترین تجاویز بھی دیں اور بڑی محبت ونواش کے ساتھ دو سوال وجواب رقم فرمائے ہیں ،راقم الحروف نے مسائل میں مفتی صاحب کے ''دونوں سوال جواب'' سوال 61/62 کے طور پر درج کر دیئے ہیں، اِن کا اور حضرت علاّمہ مولانا پیر غلام رسول قاسمی صاحب دام ظلّہ العالی اور محترم مولانا محمد فراز مدنی سلّمۂ الغنی کا راقم الحروف شکریہ اَدَا کرتا ہے کہ جنہوں نے اس رسالہ کو ملاحظہ فرما کر تاَثّرات ودعاؤں اور خوبصورت آراء سے نوازا۔)

فجزاہم اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ خیرالجزاء وتقبّل اللہ تعالیٰ من الرّاقم ھذہ الرّسالۃ بفضلہ وباحسانہ وجعلھانافعاً وہادیاًومبارکاً لِدّاع والمعاونین وجمیع المسلمین آمین یاربّ العالمین بحرمۃ حبیبک الکریم علیہ الصّلاۃ والتسلیم۔

تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃوالسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ و اصحابہ اجمعین امّابعد

نماز اسلام کی بنیادی ترین اوراولین عبادت ہے اسکا حکم قرآن مجید میں بار بار اور مختلف پیرایہ جات میں دیا گیا ہے اور اسکے احکام کی تفصیل قرآن مجید میں اس قدر موجود ہے کہ نماز سے مراد یہی قیام ،رکوع،سجود اور قعدہ والی عبادت کیئے بغیر کوئی چارہ نہیں،اس پر کتب حدیث میں طہارت سے

لیکرذکر بعدصلاۃ تک اور جنازہ ، جمعہ،عیدین اور مختلف نوافل تک ابواب موجود ہیں کتب فقہ میں سب سے زیادہ اورطویل بحث اسی موضوع پر ملتی ہے،

حدیث شریف میں اسی عبادت کو ''رِبَـــــاط ''یعنی اللہ کریم سے رابطہ،اسی کواللہ کریم کے ساتھ مناجات قرار دیا گیا ہے اور حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم کی آخری وصیت بوقت وصال یہی تھی کہ ''اوصیکم بالصلاۃ'' میں تمہیں نماز کی وصیت کرتا ہوں۔

حضرت علامہ محمد شاہد حمید قادری صاحب زیدمجدھم نے نماز کے فضائل اور اسکے ترک پر وعیدوں سمیت سجدہ سہو کے مسائل پر نہایت آسان اور دلنشین رسالہ تحریر فرما کرایک اہم عوامی ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔اللہ کریم ایساہی دینی جذبہ اوراحساس ذمہ داری تمام فضلاء کوعطا فرمائے اور اصلاحی موضوعات پر خصوصی توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے اور مصنف فاضل جوان کے علم وعمل اور زندگی میں برکتیں پیدا فرمائے اور انکی اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے اسے قبولیت عامہ سے نوازے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علی حبیبہ محمدوآلہ سلم!

فقط فقیر غلام رسول قاسمی

21 نومبر 20,2016 صفرالمظفر 1438

تصحیح

متخصص فی الفقہ الاسلامی مولانا محمد فراز عطاری المدنی

سلمہ اللّٰہ الغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی اہمیت سے کس مسلمان کو انکار ہوسکتا ہے بلاشبہ نماز اہم فرائض میں سے ہے جب یہ اہم فرض ہے تو یقیناً اسکی تکمیل بروجہ اتم ہونی چاہیئے اور یہ تکمیل تبھی ہوسکتی ہے جب نماز پڑھنے والے کو اسکے مسائل کا علم ہوگا نماز کے مسائل پر اگرچہ کثیر کتب موجود ہیں لیکن چونکہ نماز کے ابواب کثیر ہیں اور مسائل بھی بے شمار ہیں تو یہ کتب بڑی ہو جاتی ہیں اور بڑی کتب کا خریدنا پھر انھیں پڑھنا ہمارے جیسے دینی مطالعہ سے دور ماحول کیلئے بڑا مشکل ہوگیا ہے اس لیئے میرے خیال میں یہ بہت ہی اچھا اور لائق تحسین طریقہ ہے کہ نماز کے ابواب کو چھوٹی چھوٹی کتب میں الگ الگ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ لوگوں کی رغبت بڑھے، ہمارے فاضل دوست محمد شاہد حمید مدنی حفظہ اللہ تعالی کی یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے میں نے اس کتاب کے چند مخصوص حصوں کا مطالعہ کیا اور انہیں مفتی بہ مسائل پر مشتمل پایا اللہ تعالی انکی کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں اسی طرح مزید دین کا کام کرنے پر استقامت عطا فرمائے۔آمین!

محمد فراز عطاری

(8 نومبر 2016)

خطبة الکتاب

الحمد للّٰہ الذی تبارک و تقدس عن السھوط و الصلٰوۃ والسلام علی من کان معصومًا عن اللعب واللھوط وعلیٰ الہ و اصحابہ الذین فازوا فی رضاء اللّٰہ و رسولہ معرضین عن اللغوط و اولیاء ملتہ و علماء امتہ الذین اقاموا الرکوع و السجود بالقصد و النحوط وجمیع امتہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات و اقاموا الصلٰوۃوان سھوا صححوھا بسجدۃ السھوطامّابعد فاعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم ط

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیمط۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ اوراسکے پیارے محبوب حضوراحمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پرایمان وتصحیح عقائدمطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نمازتمام فرائض میں نہائیت اہم واعظم ہے قرآن مجیدواحادیث نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم اسکی اہمیت سے مالا مال ہیں، جابجااسکی تاکیدآئی اوراسکے تارکین (چھوڑنے والوں) پروعید فرمائی، یہاں بفضلِ خداجلّ وعلیٰ ونگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء چار(4) آیات قرآنیہ وبیس (20) احادیث کریمہ فضائل نماز پراورچار(4) آیات مقدسہ ودس (10) احادیث مبارکہ نمازنہ پڑنے کی وعیدکے طورپرذکرکی جاتی ہیں، اسکے بعدچنداصطلاحات پھرکتب فقہ خصوصاًبہارشریعت مطبوعہ مکتبۃ المدینہ سے استفادہ کرتے ہوئےسجدۂ سہوکےاحکامات سوالاًجواباًاور بعدمیں کلمے،نماز،نمازجنازہ،دعائےقنوت اوردیگرمسائل ووظائف پیش کئےجائیں گئے۔ ان شاءاللہ عزوجل الھم تقبلہ منا واجعلہ شفاعۃ لنا وسببا لمغفرتنا

ووفق لنا ان نعمل علیه بالاخلاص والیقین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین بجاه النبی الامین علیه الصلاۃ والتسلیم۔

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں نماز کے فضائل

آیت نمبر 1:

....وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ......

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھیں۔ (پارہ 1 سورۃ البقرۃ: 3)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے۔

نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مداومت کرتے ہیں۔ اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے ارکان پورے پورے ادا کرتے اور فرائض، سنن، مستحبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خلل نہیں آنے دیتے مفسدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اسکے حقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو اوپر ذکر ہوئے دوسرے باطنی وہ خشوع اور حضور یعنی دل کو فارغ کر کے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مناجات میں محویت (مشغولیت) پانا۔

آیت نمبر 2:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ٥

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پارہ 1 سورۃ البقرۃ: 43)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے۔

اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ

نمازوں کو انکے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو مسئلہ: جماعت کی ترغیب بھی ہے حدیث شریف میں ہے جماعت کیساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیں درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز جماعت سے پڑھنا، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔'' (صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ۔۔ الحدیث 645 ج 1 ص 232)

آیت نمبر 3:

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ۚ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ (پارہ 2 سورۃ البقرۃ 238)

خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے۔

کہ یعنی پنج گانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان وشرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد وازواج کے مسائل واحکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا دُرست ہونا متصور نہیں۔ (اس آیت میں نماز وسطیٰ کا ذکر ہے جو آیت میں معیّن نہیں اس سے کونسی نماز مراد ہے؟ تو اس کے بارے) حضرت امام ابو حنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سے نماز کے

اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ (تفسیر خزائن العرفان ص **70**)

آیت نمبر 4:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

(پ **8** سورۃ المؤمنون **1.2**)

خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشِ چشم (آنکھ کے کنارے) سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث (فضول) کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کی حرکات سے بعض رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص **615**)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں نماز کے فضائل

حدیث نمبر 1:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا: ''وقت کے اندر نماز'' میں نے عرض کیا پھر کیا فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا'' میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوٰۃ کفارۃ حدیث **527** ج **1** ص **196**)

فــائدہ : یعنی ہمیشہ نمازیں وقت مستحبہ پر ادا کرنا، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے، ان کی دلیل یہی حدیث ہے جن روایتوں میں جہاد کو نماز سے پہلے بیان کیا گیا وہ بعض ہنگامی حالات میں ہے یا یوں کہا جائے کہ سائلین کے لحاظ سے حضور کے جواب مختلف ہوئے کسی کے لئے جہاد افضل تھا، کسی کے لئے غریبوں کو کھانا کھلانا کسی کے لئے زبان کی حفاظت کسی کے لئے چھپ کر خیرات لہٰذا احادیث متعارض نہیں۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ الفصل الاول ج **1** ص **351/52**)

نماز پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر 2:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبیٔ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر مَیل رہ جائے گا؟'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی اس کے بدن پر کچھ (مَیل وغیرہ) باقی نہیں رہے گا۔ ارشاد فرمایا: ''پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو مِٹا دیتا ہے۔'' (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ للخطایا اذا صلاھن لوقتھن فی الجماعۃ و غیرھا ج **1** ص **76** قدیمی)

فــائدہ : یہاں خطاؤں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ گناہ اور حقوق العباد اس سے علیحدہ ہیں کہ کبیرہ گناہ توبہ سے اور حقوق العباد ادائے حق یا بندے کے معاف کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ الفصل اللاول ج **1** ص **349** مفہوماً)

سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب

حدیث نمبر 3:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سات (7) اشخاص کو قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (1) عادل حکمران (2) وہ نوجوان جسکی جوانی عبادت الٰہی میں گذری (3) وہ شخص جسکا دل مسجد سے نکلتے وقت مسجد میں لگا رہے حتی کہ واپس لوٹ آئے (4) وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کیلئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہوئے (5) وہ شخص جو خلوت (تنہائی) میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں (6) وہ شخص جسے کوئی مال و جمال والی عورت گناہ کیلئے بلائے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (7) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا صدقہ دیا۔''

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ بالیمین حدیث 1423 ج 1 ص 480 و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ حدیث 2380 ص 840 بتقدم وتاخر)

اس حوالے سے تفصیلاً معلومات کیلئے رسالہ ''سایۂ عرش کس کس کو ملے گا'' مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ فرمائیں۔

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہے اب کرلو ابھی نوری جوان تم ہو

حدیث نمبر 4:

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔''

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب ارکانِ اسلام ...... الخ الحدیث 21۔ (16) ص 27)

حدیت نمبر 5:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔'' (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوۃ الخمس الحدیث 16(233) ص 144)

حدیت نمبر 6:

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''**وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ٥**''

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(سورہ ہود آیت 114) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہ خاص میرے لیئے ہے، فرمایا: میری سب امت کیلئے۔ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ کفارۃ الحدیث 526 ج 1 ص 196)

اولاد کو نمازی بناؤ

حدیث نمبر 7:

حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی جناب رسول اللہ عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ۔''

(سنن ابی داود کتاب الصلوة باب متی یؤمر الغلام بالصلاة الحدیث 495 ج 1 ص 208)

حدیث نمبر 8:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جاڑوں (سردیوں) میں باہر تشریف لے گئے، پت جھڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتے گرنے لگے، فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی: ''لبیک یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)'' فرمایا: ''مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل مسند الانصار حدیث ابی ذر الغفاری الحدیث 21612 ج 8 ص 133)

حدیث نمبر 9:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔'' (یعنی صغائر) (المسند للامام احمد بن حنبل مسند الانصار حدیث زید بن خالد الجھنی الحدیث 21749 ج 8 ص 162)

نماز جنت کی چابی ھے

حدیث نمبر 10:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل مسند جابر بن عبد اللّٰہ الحدیث 14668 ج 5 ص 103)

حدیث نمبر 11:

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ ابواب مساجد ...... الخ الحدیث باب صلاۃ العشاء و الفجر فی جماعت الحدیث 798 ج 1 ص 437، عن عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ)

حدیث نمبر 12:

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں (یعنی گورنروں) کے پاس فرمان بھیجا کہ'' تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے، جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں (دوسرے حقوق) کو بدرجۂ اولیٰ کرے گا۔''

(الموطا للامام مالک، کتاب وقوت الصلاۃ الحدیث 6 ج 1 ص 35)

نماز کے انتظار کا ثواب

حدیث نمبر 13:

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ہاں'' ایک رات آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عشاء میں نصف رات تک تاخیر کی پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ سو گئے اور تم ہمیشہ نماز میں ہو اس وقت سے کہ تم نماز کے انتظار میں ہو۔'' حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔'' (صحیح البخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد نیتظر الصلوٰۃ و فضل المساجد ج 1 ص 91 قدیمی)

فضائل جماعت

حدیت نمبر 14

حضرت سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے، شہنشاہِ خوش خصال رسولِ بے مثال بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لئے چالیس دن با جماعت نماز پڑھے اور اس کی تکبیرِ اُولیٰ (یعنی پہلی تکبیر) فوت نہ ہو تو اللہ عزوجل اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دیتا ہے، (1) منافقت سے آزادی، (2) دوزخ کی آگ سے آزادی۔'' (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ الحدیث: 241، ج 1 ص 274)

بھترین اعمال

حدیت نمبر 15:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا'' اور ایک

روایت میں ہے:''میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرمائے ہوئے دیکھا''، اس نے فرمایا:''اے محمد!''میں نے عرض کی '' لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ ''،اس نے فرمایا:'' تمہیں معلوم ہے ملاءِ اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟''میں نے عرض کی:''نہیں جانتا،اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا''اور ایک روایت میں ہے،''جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا۔'' فرمایا''اے محمد! جانتے ہو ملاءِ اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟''میں نے عرض کی؛''ہاں درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔'' اس نے فرمایا: '' اے محمد !'' میں نے عرض کی ، '' لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ ''،فرمایا:''جب نماز پڑھو،تو یہ کہہ لو۔''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَ اِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے،تو مجھے اس سے قبل اُٹھالے،یعنی اپنے بندوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے سے پہلے مجھے اپنی طرف اُٹھالے کہ محفوظ و مامون رہوں)

فرمایا:''اور درجات یہ ہیں،سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔''

(جامع الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ ص الحدیث 3245،6 ص 159/160)

جہاں اس حدیث سے وضو، نماز کی حفاظت ، جماعت ،سلام عام کرنے ،کھانا کھلانے ،رات عبادت کرنے کی فضیلت وعظمت ظاہر ہورہی ہے، ایسے ہی حضورانور، شافع محشر، غیبوں سے باخبر، باذن رب اکبر، عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب بھی ثابت ہورہاہے اس بارے مزید دلائل ومعلومات کیلئے کتاب'' الدلائل المنورۃ فی علوم المصطفیٰ المعروف علوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرروشن دلائل'' کا مطالعہ فرمائیں

اذان اورپہلی صف کی فضلیت

حدیث نمبر 16:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگرلوگ جانتے کہ اذان اورصفِ اول میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے ،تواس پرقرعہ اندازی کرتے''۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان باب الاستھام فی الاذان الحدیث 615 ج 1 ص 224)

حدیث نمبر 17:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اوراس کے فرشتے صفِ اول پردرود بھیجتے ہیں۔''لوگوں نے عرض کی: ''اوردوسری صف پر''، فرمایا: ''اللہ (عزوجل) اوراس کے فرشتے صفِ اول پر درود بھیجتے ہیں۔''لوگوں نے عرض کی: ''اوردوسری صف پر''، فرمایا: ''اوردوسری صف پر اورفرمایاصفوں کو برابرکرو اورمونڈھوں کومقابل (سمت میں برابر) کرواوراپنے بھائیوں کے ہاتھوں نرم ہوجاؤاورکشادگیوں کو بندکروکہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہوجاتاہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل الحدیث 22326 ج 8 ص 295)

مسجد بنانے اور مسجد میں حاضر ہونے کی فضیلت

حدیث نمبر18:

نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معظم ہے
جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے مسجد بنائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من بنی مسجدا الحدیث ج 1 ص 64 قدیمی)

حدیث نمبر19:

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان فضیلت نشان ہے: جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تیتر کے گھونسلے جتنی مسجد بنائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں محل بنائے گا۔

(سنن ابن ماجہ ابواب المساجد باب من بنی اللّٰہ مسجدا حدیث 738 ص 53قدیمی)

اس حدیث پاک میں یا تو مبالغہ کیلئے تیتر کے گھونسلے جتنی .....کا جملہ ارشاد ہوا حالانکہ اتنی جگہ پر نماز نہیں ہوتی یا یوں کہ ایک جماعت نے ملکر حسب توفیق حصہ ڈال کر مسجد بنائی ہو یا یہ مراد کہ چھوٹی سی مسجد بنائے..... کمافی حاشیۃ سنن ابن ماجہ۔

بہرحال اللہ کریم جل جلالہ کی رحمت سے امید ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان رضاء الٰہی کیلئے اس نیک کام میں حصہ لے گا اللہ وحدہ لاشریک لہ اسے ضرور مذکورہ انعام عطا فرمائے گا۔

حدیث نمبر20:

سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمان عالیشان ہے: جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔

(جامع الترمذی ابواب الایمان باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ الحدیث 2626 ج 4 ص 280)

آیات کی روشنی میں نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں

آیت نمبر 1:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۙ

ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔ (پ 1 سورۃ البقرۃ 45)

تفسیر خزائن العرفان صفحہ 13 میں اس آیت کے تحت ہے۔

یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو، سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے۔ انسان عدل و عزم، حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا صبر کی تین قسمیں ہیں (1) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا (2) طاقت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (3) معصیت کی طرف مائل ہونے سے باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادت بدنیہ و نفسانیہ کی جامع ہے۔ اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے، حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہو جاتے تھے اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں

(بھاری) ہے۔

آیت نمبر 2:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ہ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ہ

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(پ 30 سورۃ البقرۃ 4،5)

تفسیر خزائن العرفان صفحہ 1084 میں اس آیت کے تحت ہے۔

مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اِس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔

آیت نمبر 3:

فَخَلَفَ مِنْ م بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ہ

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔ (پ 16 سورہ مریم 59)

تفسیر خزائن العرفان صفحہ 557 میں اس آیت کے تحت ہے۔مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے اور بجائے طاعت الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غیّ جہنم میں ایک وادی ہے (اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ عزوجل اس کنوے کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ (بہارِ شریعت)) جس کی گرمی

سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار، سود کے خوگر (عادی) ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔...... **کُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰھُمۡ سَعِیۡرًا** ۝ **ترجمۂ کنزالایمان** : جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔ (پ **15** سورہ نبی اسرآئیل : **97**)

یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خوروں اور ماں باپ کو ایذاء دینے والوں کے لئے ہے، نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب ﷺ کو زمین پر بھیجے جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسراء میں یہ تحفہ دیا۔ (بہارِ شریعت، نماز کا بیان)

آیت نمبر 4:

......**وَاِذَا قَامُوۡۤا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوۡا کُسَالٰی**......۝

ترجمۂ کنزالایمان : بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ (پ **5** سورہ نساء : **142**)

تفسر خزائن العرفان صفحہ **147** میں اس آیت کے تحت ہے۔

کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوق طاعت (فرمانبرداری) اور لطف عبادت حاصل ہو محض ریاکاری ہے اس لیئے منافق کو نماز بار (بوجھ) معلوم ہوتی ہے اسطرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد (نہ پڑھی)۔

مذکورہ آیت سے ثابت ہوا نماز سے سستی کرنا وقت پر ادا نہ کرنا منافقین کی علامت ہے۔ اللہ کریم جل جلالہ ہمیں پنج گانہ نماز استقامت کے ساتھ ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے

،آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلاۃ والتسلیم

احادیث کی روشنی میں نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں

نماز کو مکمل ادا نہ کرنے کی وعید

حدیت نمبر 1:

نبی رحمت شفیع امت قاسمِ نعمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے :اسوأ الناس سرقة من سرق من صلاته ترجمہ:لوگوں میں سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے'' عرض کی گئی یا رسول اللہ!صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا: (وہ جو نماز کے) رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے''۔ (مسند للامام احمد بن حنبل ، حدیث ابی قتادہ الانصاری حدیث **22705** ج **8** ص **386**،نماز کے احکام ص **179**)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اِس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں : معلوم ہوا مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیونکہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ عزوجل کا حق ، یہ حالت اُن کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں اِس سے وہ لوگ دَرسِ عِبرت (عبرت کا سبق) حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (مراۃ ج **2**ص **78**ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

منافقین پر نماز عشاء وفجر بھاری ھے

حدیت نمبر 2:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ صلّی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے اور کوئی نماز بوجھل (بھاری) نہیں۔ اگر وہ جان لیتے کہ ان نمازوں میں کیا فضیلت ہے تو ضرور ان میں شامل ہوتے، اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے آتے۔ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے اور کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے پھر میں آگ کے شعلے لے کر جاؤں، جو اذان سننے کے بعد نماز کے لئے اپنے گھروں سے نہیں نکلے ان کے گھروں کو جلا دوں۔''

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل العشاء فی الجماعة ج **1** ص **90** قدیمی)

فائدہ: کیونکہ منافق صرف دکھلاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور وقتوں میں تو خیر جیسے تیسے پڑھ لیتے ہیں مگر عشاء کے وقت نیند کا غلبہ فجر کے وقت نیند کی لذت انہیں مست کر دیتی ہے، اخلاص و عشق تمام مشکلوں کو حل کرتے ہیں وہ ان میں ہے نہیں لہذا یہ دو نمازیں انہیں بہت گراں ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان ان دو نمازوں میں سستی کرے وہ منافقوں کے سے کام کرتا ہے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج **1** ص **383**)

نماز نہ پڑھنے کی وعید

حدیث نمبر 3:

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی باب الالف الحدیث **1859** ج **1** ص **504**)

روز محشر کہ گداز بود اولین پرشش نماز بود

حدیث نمبر 4:

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ

تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل ومال جاتے رہے۔'' (صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی السلام الحدیث 3602 ج 2 ص 501)

حدیث نمبر 5:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا: کہ جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔''

(شعب الایمان باب فی الصلوٰت الحدیث 2807 ج 3 ص 39)

بے نمازی کا نام جہنم کے دروازے پر

حدیث نمبر 6:

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

(کنزالعمال کتاب الصلاۃ الحدیث 19086 ج 7 ص 132)

بے نمازی کا حشر کفار کے ساتھ

حدیث نمبر 7:

حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز پر محافظت (پابندی سے ادا) کی، قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان ونجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون وفرعون وہامان واُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (المسند الامام احمد بن حنبل مسند عبداللّٰہ بن عمرو الحدیث: 6587 ج 2 ص 574)

امام محمد بن احمد ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ لوگ عموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز چھوڑتے ہیں۔ جو حکومت کے سبب نماز چھوڑے گا اسکا حشر فرعون کے ساتھ، جو دولت کے سبب نماز چھوڑے گا اسکا حشر قارون کے ساتھ، جو وزارت کے سبب نماز چھوڑے گا اسکا حشر فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ اور جو تجارت کے سبب نماز چھوڑے گا اسکا حشر مکہ مکرمہ کے بڑے کافر تاجر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا

(کتاب الکبائر ص 21، نماز کے احکام ص 175)

حدیث نمبر 8:

حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ (عزوجل) اور رسول (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں۔''

(المسند الامام احمد بن حنبل حدیث ام ایمن الحدیث: 27433 ج 10 ص 386)

حدیث نمبر 9:

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو نمازِ عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔''

(کنزالعمال کتاب الصلاۃ الحدیث 19497 ج 7 ص 165 عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

بے نمازی کے بارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی رائے

حدیث نمبر 10:

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی عمل کے ترک (چھوڑنے) کو کفر کے قریب نہیں جانتے سوا نماز کے۔

(جامع الترمذی ابواب الایمان باب ماجاء فی ترک الصلاۃ الحدیث 2631 ج4ص 282)

بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جنکا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک (چھوڑنا) کفر ہے بعض صحابہ وآئمہ کے نزدیک یہی حکم ہے مگر امام اعظم ابوحنیفہ ودیگر آئمہ علیہم الرّحمۃ نیز بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان بے نمازی کو کافر نہیں کہتے ہاں سخت کبیرہ گناہ ضرور ہے۔

(بہارشریعت،ج1،حصّہ 3،ص442،مفہوماً)

اللہ کریم جل وعلیٰ ہم سب کو پنجگانہ نماز اِخلاص ولِلّٰہیت کے ساتھ باجماعت صحیح طریقے سے قرآن وسنت کے مطابق ادا کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے کہ ہمیں رب ذوالجلال کی رضا وخوشنودی حاصل ہو اور مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رِضا کا پروانہ بھی نصیب ہو جائے۔

الٰھم آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

اصطلاحات

فرض	جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں کوئی شُبہ نہ ہو۔(فتاویٰ فقیہ ملت ج 1 ص 203)
دلیل قطعی	وہ ہے جس کا ثبوت قرآنِ پاک یا حدیثِ متواترہ سے ہو۔(فتاویٰ فقیہ ملت ج 1 ص 204)،(دلیل قطعی قرآن مجید کی آیت اور حدیث مُتَوَاتِر ہے۔)

واجب	وہ جس کی ضرورت دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج 1 ص 204)، (واجب وہ ہے جو قطعی الثّبوت اور ظنّی الدّ لالت یا ظنّی الثّبوت و قطعی الدّ لالت دلیل سے ثابت ہو۔)
دلیلِ ظنّی	وہ ہے جس کا ثبوت قرآنِ پاک یا حدیثِ متواترہ سے نہ ہو بلکہ احادیثِ احاد یا محض اقوالِ ائمہ سے ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج 1 ص 204)
سنتِ مؤکدہ	وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیانِ جواز کے لئے کبھی ترک بھی کیا ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج 1 ص 204)
سنتِ غیر مؤکدہ	وہ عمل جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مداومت (ہمیشگی) نہیں فرمائی اور نہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی لیکن شریعت نے اس کے ترک کو ناپسند جانا ہو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ عمل کبھی کیا ہو۔ (بہارِ شریعت ح 2 ص 5 و فتاویٰ فقیہ ملت ج 1 ص 204)
مکروہ تحریمی	جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو یہ واجب کا مقابل ہے۔ (رکنِ دین ص 4 و بہار شریعت ح 2 ص 5)
مکروہ تنزیہی	وہ عمل جسے شریعت ناپسند رکھے مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ ہو۔ یہ سنتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہار شریعت ح 2 ص 6)
امام کی تعریف	اِمامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔ (بہار شریعت ح 3 ص 560)

مقتدی	اقتدا کرنے والا
منفرد	اکیلے نماز پڑھنے والا۔(نماز کے احکام ص 185)
رکن	وہ چیز ہے جس پر کسی شے کا وجود موقوف ہو اور وہ خود اس شے کا حصہ اور جز ہو جیسے نماز میں رکوع وغیرہ(التعریفات ب الراء ص 82)
مُدرِک	جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ (نماز) پڑھی اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔(بہارِ شریعت ح 3 ص 156)
تعدِیل ارکان	رکوع و سجود و جلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔(بہارِ شریعت ح 3 ص 86)
مَسبُوق	وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔(بہارِ شریعت ح 3 ص 156)
لاحِق	وہ کہ (جس نے) امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں۔(بہارِ شریعت ح 3 ص 156)
سَجدۂ سہو	واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔(الدالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود االسھو، ج 2 ص 655 ، نماز کے احکام ص 276)

حدثِ اصغر	ریح وغیرہ ناقض وضوجن سے انسان بے وضوہوتا ہے اسے حدث اصغر کہا جاتا ہے
خلیفہ کرنا	دورانِ نماز امام کے بے وضو ہونے پر مخصوص شرائط کے مطابق کسی کونائب بنانا۔
قومہ	رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔(بہارِشریعت ح3ص86)
جلسہ	دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔(بہارِ شریعت ح 3 ص 86)
قعدہ	دورکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے۔ (نماز کے احکام ص 188)
قعدۂ اخیرہ	نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تَشَھُّد (یعنی اَلتَّحِیَّاتُ) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے (تشہد پڑھنا واجب اور درود وعا پڑھنا سُنّت ہے)۔ (نماز کے احکام ص 216،عالمگیری،ج1،ص70)
تَشَھُّد	اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ سے عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک تشہد کہلاتا ہے

حدث اکبر	احتلام وغیرہ ناقض غسل جن سے انسان بے غسلا ہوتا ہے اسے حدث اکبر کہا جاتا ہے

احکامِ سجدہ سہو کا بیان

سوال **1** : **سجدۂ سہو** کسے کہتے ہیں؟ **سجدۂ سہو** کہاں سے ثابت ہے؟

جواب : **سجدۂ سہو** کا مطلب ہے ''بھول کا سجدہ'' یعنی ''واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے'' تو جو سجدہ (نمازی پر) واجب ہوتا ہے، اسے **سجدۂ سہو** کہا جاتا ہے۔

(نماز کے احکام ص **276** بحوالہ درمختار معہ ردالمحتار ج **2** ص **655**)

اس کا ثبوت حدیث میں ہے۔ ایک بار حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد **سجدۂ سہو** کیا۔ اس حدیث کو امام **ترمذی** نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (جامع ترمذی، باب ماجاء فی الامام ینہض فی۔ ج **1**، ص **83**، بہارِ شریعت ج **1** ح **4** ص **708** مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

سوال **2**: کیا **سجدۂ سہو** کے لئے نیّت کی حاجت ہے؟

جواب : **سجدۂ سہو** میں ''صاحبِ نہر الفائق'' کے نزدیک نیّت ضروری ہے۔

(نماز کے احکام ص **200** بحوالہ الدر المختار مع رد المحتار ج **2** ص **120**)

یعنی اس وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ میں **سجدۂ سہو** کرتا ہوں۔

سوال **3** : **سجدۂ سہو** کب واجب ہوتا ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : واجباتِ نماز میں سے جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے **سجدۂ سہو** واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ کہ اَلتَّحِیَّات (عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک

اور ایک قول یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لے اُس) کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تَشَہُّد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔(اگر قصداً بائیں جانب بھی سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو نہ ہوسکے گا اور ایسا کرنے سے گناہ گار ہوگا نماز پھیرنا واجب رہیگا)۔ (فتاوی رضویہ باب سجود السہو ،ج 8ص 212،196مفہوماً) (مزید تفصیل سوال 8 کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں)

(شرح النقایۃ ،کتاب الصلاۃ ، باب سجود السہو ج 1 ص 220 ، و الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السہو ج 2 ص 651 ، 655)

واجباتِ نماز کی تفصیل ''بہارِ شریعت'' ''نماز کے احکام'' میں مطالعہ فرمائیں

سوال 4 :اگر بغیر سلام پھیرے سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب :اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کرلئے تو کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔(مسبوق کو سلام جائز نہیں قصداً پھیرے گا تو نماز فاسد ہوگئی۔فتاوٰی رضویہ ج ۸،ص ۱۹۱)

(الفتاوی الھندیۃ ،کتاب الصلاۃ ، الباب الثانی عشرفی سجدہ السہو ج 1 ص 125 ، و الدرالمختار کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ج 2 ص 653)

سوال 5 :اگر جان بوجھ کر واجب ترک کیا یا سجدۂ سہو نہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب :اگر قصداً (جان بوجھ کر) واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان پورا نہ ہوگا بلکہ نماز کا اعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ یونہی اگر سہواً (بھولے سے) واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔

(الدرالمختار کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ج 2 ص 655)

سوال 6 :اگر ایسا واجب ترک کیا جو واجباتِ نماز میں سے نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب :اگر کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر مُوافِقِ ترتیب (یعنی قرآن کی ترتیب کے مطابق سورۃ وغیرہ) پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجباتِ نماز سے نہیں لہٰذا سجدہ سہو واجب نہیں۔

(الدرالمختار کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ج 2 ص 655)

سوال 7: فرض وسنن ومستحبات کو ترک کرنے سے بھی سجدہ سہو واجب ہے؟

جواب : فرض ترک ہوجانے (چھوٹنے) سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اسکی

تلافی نہیں ہوگی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن ومستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقال اور تسبیحات کے ترک کرنے (چھوڑنے) سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی۔ (مگر نماز لوٹانا مُستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً، بہارشریعت (ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 655)

سوال 8: سجدہ سہو کب واجب اور کب ساقط (معاف) ہے؟

جواب: سجدہ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا یونہی اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قُرصِ آفتاب (سورج کی ٹکیا) زرد ہو گیا جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہیگا جب بھی یہی حکم ہے۔ جو چیز مانع بِنا ہے مثلاً کلام وغیرہ مُنافیٔ نماز (نماز کے مخالف بات) اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب بھی سجدہ سہو نہیں ہوسکتا

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 654)

سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اس (نمازی) کے فعل سے ہے تو اعادہ (لوٹانا) واجب ہے ورنہ نہیں (یعنی قدرتی طور پر کوئی فعل پایا گیا جیسا کہ وقت کا نکلنا وغیرہ مثالیں اوپر گزریں اِس نمازی کے فعل سے نہیں لہٰذا سجدۂ سہو واجب نہیں ہے)۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 654)

نوٹ: یہ علامہ شامی علیہ الرحمہ کی بحث ہے اور اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہم الاقدس (اعلیٰ حضرت کی حیات میں یہ الفاظ صاحبِ بہارِشریعت نے کہے) نے حاشیہ ردالمحتار میں یہ ثابت کیا کہ بہرحال (سابقہ دونوں صورتوں میں) اعادہ (نماز لوٹانا) ہے۔ (ازصدر الشریعہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ حاشیہ بہارشریعت ج 1 ح 4 ص 709)

سوال 9: کیا نفل نماز میں بھی سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: فرض و نفل دونوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 126)

سوال 10: نفل پر نفل یا فرض پر نفل کی بنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا اور اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدۂ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو

نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے (لوٹانا واجب ہے) اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت ملائے کہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں **سجدۂ سہو** کرے۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 654)

سوال **11** : **سجدۂ سہو کے بعد تَشَہُّد یعنی اَلتَّحِیَّاتُ اور درود شریف پڑھنے کا کیا حکم ہے؟**

جواب : **سجدۂ سہو کے بعد بھی اَلتَّحِیَّاتُ پڑھنا واجب ہے اَلتَّحِیَّاتُ پڑھ کر** سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔(سہو کے قعدے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود پڑھے اور دعا بھی کرے یہی صحیح ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے قعدہ میں بھی دونوں ادا کرے اور زیادہ احتیاط اِس میں ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف پڑھے۔)

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ الباب الثانی عشرفی سجود السھو ج 1 ص 125)

سوال **12** : **سجدۂ سہو کے بعد والا قعدہ کرنا یعنی تشہد پڑھنے کیلئے بیٹھنا کیسا ہے اور پہلے جو قعدہ کیا اسکا کیا حکم ہے؟**

جواب : **سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور** نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اسکو کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا اور پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں (جب قعدہ واجب ہے اور قعدہ نہ کرنے کی صورت میں نماز) ہو جائیگی مگر واجب الاعادہ ہوگی۔نماز لوٹانا واجب ہوگا، (الدرالمختار کتاب الصلاۃ باب سجدہ السھو ج 2 ص 653)

سوال **13** : **چند واجب ترک ہونے (چھوڑنے) سے کتنی بار سجدۂ سہو واجب ہے نیز مزید واجب چھوڑنے کی کیا صورتیں ہیں؟**

جواب : **ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے کافی ہیں۔**

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 655)

واجبات نماز کا تفصیلاً بیان بہارشریعت و نماز کے احکام میں پڑھیں، واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم وتاخیر یا رکن کو مکرر (ایک سے زائد بار ادا کرنا) کرنا یا واجب میں

تغیر (تبدیلی) کرنا یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔ (بہارشریعت، ج1، ح4 ص710)

سوال 14 : فرض یا نفل یا وتر میں سورۂ فاتحہ کی آیت رہ گئی یا سورت بھول گیا یا سورۂ فاتحہ کو مؤخر کیا تو کیا سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب : فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشر فی سجدہ السھو ج 1 ص 126، و الدرالمختار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 656)

سوال 15 : سورۃ کے بعد پھر الحمد پڑھی یا پچھلی رکعتوں میں الحمد کی تکرار کی تو سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟

جواب : الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یونہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے۔ یونہی اگر سورت پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشر فی سجدہ السھو ج 1 ص 126)

سوال 16 : فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت پڑھی یا الحمد نہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب : فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ (ملانا) چاہیئے۔ یونہی اگر پچھلی رکعت میں الحمد نہ پڑھی جب

بھی سجدہ سہو نہیں اور رکوع وسجود وقعدہ میں ''قرآن'' پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے

(المرجع السابق ،یعنی پچھلا حوالہ)

سوال **17** : آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا، اسی طرح اگر رکعت کا سجدہ رہ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدہ تلاوت ادا کرے اور سجدہ سہو کرے۔ (المرجع السابق)

اور کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کرلے پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کئے باطل (ضائع) نہ ہونگے ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج **1** ص **127**)

سوال **18** : جو فعل نماز میں مکرر (ایک سے زائد بار) ہیں اگر آگے پیچھے ہوگئے تو کیا حکم ہے؟

جواب : جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدۂ سہو کرے مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کردیا اور رکوع کے بعد قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہوگیا اور اگر رکوع کے بعد قرأت تو کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قرأت کرکے رکوع کیا مگر واجب قرأت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد وسورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج **2** ص **655**)

سوال **19** : نماز میں فرض قرأت کی کیا مقدار ہے؟

جواب : مطلق ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر ونفل کی ہر رکعت میں امام ومنفرد پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں نہ فاتحہ نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں، امام کی قرأت مقتدی کیلئے بھی کافی ہے، چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہوجائیگا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت

ہو جیسے ص، ن، ق، کہ بعض قرأتوں میں انکو آیت مانا ہے تو اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا اگرچہ اسکا تکرار کرے، رہی ایک کلمہ کی آیت ''مُدْھَآمَّتٰنِ o'' (رحمن آیت 64) اسمیں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط، سورتوں کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پوری آیت ہے مگر صرف اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا

(بہار شریعت، ج 1، ح 3، ص 512 مکتبۃ المدینہ)

سوال 20 : تعدیل ارکان کا کیا مطلب ہے؟ اگر تعدیل ارکان ادا نہ ہوا تو حکمِ شرعی کیا ہے؟

جواب : تعدیل ارکان بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہے۔ (تعدیل ارکان کا مطلب یہ ہے کہ ارکان یعنی سجود، قومہ (رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونے) وجلسہ (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے) وغیرہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا)۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 127)

سوال 21 : امام یا مقتدی یا اکیلا فرض نماز کا قعدۂ اولیٰ یا اخیرہ اور سنن ونوافل کا قعدہ بھول گیا تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی کل پانچ صورتیں ہیں۔

(1) صورت یہ کہ قعدہ اولیٰ بھولا پھر سیدھا کھڑا نہیں ہوا بلکہ بیٹھنے کے قریب تھا اور (2) صورت یہ کہ کھڑا ہونے کے قریب تھا یا سیدھا کھڑا ہو گیا انکا حکم مندرجہ ذیل ہے۔

فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا، تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا (بیٹھنے کے قریب تھا) تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں، (کھڑا ہونے کے قریب تھا یعنی بدن کے نیچے کا آدھا حصہ سیدھا ہو گیا مگر پیٹھ میں خم باقی ہے پھر بیٹھا تو سجدہ سہو واجب ہے، (فتاوی رضویہ باب سجود السھو ج 8 ص 184 مفہوماً)) اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوگا لہذا حکم ہے اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔

(الدر مختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج 2 ص 661)

اگر مقتدی (قعدہ کرنے کے وقت) بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضروری ہے کہ لوٹ

آوے، تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔

(الدر مختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج 2 ص663)

(3) صورت یہ کہ قعدۂ اخیرہ بھول گیا اور کھڑا ہوگیا (4) صورت یہ کہ قعدۂ اخیرہ کیا مگر تشہد کی مقدار نہ کیا انکا حکم مندرجہ ذیل ہے۔

قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا مگر بقدرِ تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہوگیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب (شمار) ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر بقدر تشہد ہوگئے فرض ادا ہوگیا مگر سجدہ سہو واجب ہے، اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہوگیا لہذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع (جفت) پورا ہوجائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہوگئیں۔

(الدر مختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج 2 ص664)

نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرلے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔ اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا حکم ہے۔

(الدر مختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج 2 ص 661)

(5) صورت یہ کہ قعدۂ اخیرہ تشہد کی مقدار کیا اسکا حکم مندرجہ ذیل ہے۔

اگر بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہوجائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اگر اس حالت میں امام کھڑا ہوگیا تو مقتدی اسکا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھ کر انتظار کریں اگر لوٹ آیا تو ساتھ ہولیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کرلیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملالے کہ یہ دو نفل ہوجائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور دو رکعتیں سنت ظہر یا فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتداء کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ (رکعت نفل) پڑھے اور

اگراس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت (نفل) کی قضا پڑھے اور امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس (مقتدی) پر مطلقا قضا نہیں۔ (الدر مختارو ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج 2 ص 667)

سوال 22: اگر پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر قعدہ کیا تو کیا سجدہ سہو واجب ہے؟

جواب: فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ مذکورصورت میں اگلی رکعت کے فرض یعنی قِیام (کھڑے ہونے) کی تاخیر ہوئی ہے۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 655، نماز کے احکام ص 276)

سوال 23: امام چوتھی رکعت پر قعدہ کر کے یا قعدہ کئے بغیر کھڑا ہو گیا اس کے پیچھے اقتداء (یعنی پیروی کرنے) کا کیا حکم ہے؟

جواب: چوتھی رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگر چہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 669)

سوال 24: دو رکعت نفل کہ جن میں سہو ہوا دوسری رکعت کے قعدہ میں سجدۂ سہو کیا اس پر نفل کی بنا کرنا کیسا؟ نیز مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو کتنی رکعت پڑھے گا؟

جواب: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدۂ سہو کرلیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد کے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدۂ سہو کا اعادہ کرے۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 670)

سوال 25: قعدۂ اُولیٰ میں اگر درود پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: (فرض وتر اور سنت مؤکدۃ کے) قعدۂ اولیٰ میں تَشَھُّد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد (یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا، جان بوجھ کر تو نماز لوٹانا واجب ہے اور ان میں سے کوئی جملہ بھول کر پڑھے) تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ

درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو خواب میں دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟'' عرض کی، اس لئے کہ اس نے بھول کر پڑھا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے تحسین فرمائی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 657)

پتہ چلا حضور رحمت عالمیان حامئِ بیکساں رسول ذیشان نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہر ہر امتی کے حالات سے باخبر ہیں اسی لیئے تو آپ نے جان لیا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فتویٰ دیا اور خواب میں تشریف لاکر مزید اسی مسئلہ کی وضاحت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے کروادی۔

سبحان اللہ!

اس بارے مزید دلائل و معلومات کیلئے کتاب ''الدلائل المنورہ فی علوم المصطفی المعروف علوم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روشن دلائل'' کا مطالعہ فرمائیں

سوال 26: تَشَھُّد میں سے کچھ رہ گیا یا پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تَشَھُّد پڑھا یا آخری رکعات میں بحالت قیام تَشَھُّد پڑھا تو کیا سجدہ واجب ہوگا؟

جواب: کسی قعدہ میں اگر تَشَھُّد میں سے کچھ رہ گیا، سجدۂ سہو واجب ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔

☆ پہلی رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تَشَھُّد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔

☆ پچھلی رکعتوں کے قیام میں تَشَھُّد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تَشَھُّد پڑھا سجدہ واجب ہوگیا۔

☆ تَشَھُّد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تَشَھُّد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ یونہی اگر تَشَھُّد کی جگہ الحمد پڑھی سجدۂ سہو ہوگیا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشر فی سجدہ السھو ج 1 ص 127)

سوال 27 : ارکان میں تقدیم وتاخیر کی یا رکن کو مکرر کیا یا قنوت وتکبیرِ قنوت بھول گیا اسی طرح عیدین کی تکبیریں بھول گیا یا غیر محل میں کہیں (پڑھیں) تو کیا حکم شرعی ہے؟

جواب : رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رُکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رُکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

☆ قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کے لئے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدۂ سہو کرے۔

☆ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

☆ امام تکبیراتِ عید بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیرِ رکوع بھولا تو نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 128)

سوال 28 : جمعہ وعیدین میں جماعت کثیر ہو تو امام سجدۂ سہو کرے یا نہ؟

جواب : جمعہ وعیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔(اگر التباس وشبہ کا خوف ہو مگر اب حکم یہ ہے کہ سجدۂ سہو کرے کہ التباس کا خوف نہیں ہے۔دارالافتاء اھلسنت) (الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 128 ، و ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 675)

سوال 29 : امام یا منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والے) نے جہری (جس نماز میں بآوازِ بلند قرأت کی جاتی ہے جیسے مغرب ،عشاء و فجر یا جمعہ وعیدین) میں سِرّاً (آہستہ) قرأت بقدر جوازِ صلوٰۃ (اتنی مقدار کہ نماز اُس قرأت سے جائز ہو) کی یا سِرّی نماز (کہ جس میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے جیسے ظہر وعصر) میں بلند قرأت کی تو کیا حکم ہے،اسی طرح ثناء ، دعا یا تَشَھُّد بلند آواز سے پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب : امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔(۱)

منفرد نے سرّی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔

ثناودعاوتَشَھُّد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(۱) الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السہو ج **1** ص **128** ، والدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج **2** ص **658،657**)

سوال **30** : قرأت وغیرہ کے موقع پر اگر نمازی سوچنے لگا اور کچھ دیر سوچتا رہا تو کیا سجدۂ سہو واجب ہے نیز امام سے سہو ہوا تو کیا مقتدی پر بھی سجدۂ سہو ہے؟

جواب : قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر (مقدار) ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللّٰہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے۔

امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب (جیسا کہ امام پر لوٹانا واجب ہوگا) ورنہ (اگر قدرتی عمل سے سجدہ سہو نہ ہوسکا تو) معاف۔ (اعلیٰ حضرت کی تحقیق کہ ہر دو صورت میں اعادہ واجب مزید بحث سوال نمبر **8** کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں) اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں (امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو کا کوئی سبب پایا گیا تو اقتداء کرنیوالے پر سجدہ واجب نہیں ہوگا)۔ (ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج **2** ص **658،677**)

سوال **31** : مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے گا یا الگ، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور مابقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لئے بھی کافی ہیں۔ (حوالہ نمبر۱) مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے۔ (حوالہ نمبر۲)

سوال **32** : کس صورت میں مسبوق کو امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرنے کی

اجازت ہے؟

مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لئے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نمازِ فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پرمسح کی مدت گذر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ بقدر تَشَھُّد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (حوالہ نمبر۳)

سوال **33** : مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا حکم شرعی ہے؟

جواب : مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے (حوالہ نمبر۲،۴)

سوال **34** : اگر مسبوق امام کے ایک سجدہ سہو کرنے کے بعد یا دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو کیا حکم شرعی ہے؟

جواب : (اگر مسبوق) امام کے ایک سجدہ (سہو) کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ (حوالہ نمبر۲)

سوال **35** : اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہو گیا اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو اسکے لیئے کیا حکم ہے؟

جواب : امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور جو قیام قرأت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہو گا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے، لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)، حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھوج 1 ص 128 (۲) ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھوج 2 ص 659،

(۳)غنیۃ المتملی باب فی سجود السھو ص 466 (۴)فتاوی رضویہ ج 7 ص 238)

سوال 36 : کیا امام پر سجدۂ سہو واجب ہونے کے سبب لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں اعادہ کرے۔

اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 660)

سوال 37 : مقیم نے مسافر کی اقتدا کی امام کو سہو ہوا پھر جب مقیم نے اپنی بقیہ دو رکعات پڑھیں تو بھی سہو ہوا، کیا دونوں بار سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب : مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی دو رکعت پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ ب سجود السھو ج 2 ص 660)

سوال 38 : امام کو صَلَاۃُ الْخَوْف میں سہو ہوا تو کس گروہ پر سجدہ واجب ہے؟

امام سے صلاۃ الخوف میں سہو ہوا تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت سجدۂ سہو کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ صَلَاۃُ الْخَوْف کا بیان بہار شریعت ج 1 حصہ 4، ص 795 میں پڑھیں

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 128)

سوال 39 : امام پر سجدۂ سہو واجب تھا پھر حدث لاحق ہوا، اگر خلیفہ کیا اور خلیفہ کو بھی سہو ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب : امام کو حدث ہوا اور بیشتر (پہلے) سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدۂ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالتِ خلافت میں سہو ہوا تو وہی دو سجدے کافی ہیں۔

(المرجع السابق ص 130)

سوال 40 : اگر امام کو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ کو سہو ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب : اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس (خلیفہ پر) نہ امام پر۔ (المرجع السابق ص 130)

سوال 41 : سجدۂ سہو واجب ہے مگر یاد نہ رہا کہ سلام پھیر دیا اب سجدۂ سہو کرے یا نہیں اگر کرنا ہے تو کب تک کر سکتا ہے؟

جواب: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع (نماز توڑنے) سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کرلے لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل مُنافیِ نماز (نماز کے مخالف) نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا۔

لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتداء کی اور امام نے سجدہ سہو کرلیا تو اقتداء صحیح ہے اور اگر سجدہ نہ کیا تو اقتداء صحیح نہیں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 673)

سوال 42 : اگر سلام پھیر دیا حالانکہ سہو یعنی بھولنا یاد تھا تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا اور سجدۂ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ سہو کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 673)

سوال 43: بھول کر سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی اور نے اِس کی اقتداء کر لی تو اس کی اقتداء صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کرلے لہٰذا جب تک کلام یا حدثِ عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدۂ سہو کرلیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 673)

سوال 44 : سجدۂ تلاوت باقی تھا یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا مگر بقدر تشہد یعنی پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکا تھا اور سجدۂ تلاوت یا تشہد کا پڑھنا یاد بھی ہے کہ رہتا ہے پھر بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : سجدۂ تلاوت باقی تھا یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدۂ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا، نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہِ تحریمی ہوئی۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 673)

سوال 45 : اگر نماز کسی سبب سے مکروہ تحریمی ہو جائے تو کیا حکمِ شرعی ہے؟

جواب : ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اسکا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (الدرالمختار، فتاوی فیض الرسول ج 1 ص 375)

سوال 46 : اگر سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یا اس کے بجائے سجدۂ سہو باقی تھا اور یاد بھی تھے پھر بھی سلام پھیر دیا تو اب کیا حکمِ شرعی ہے؟

جواب : اگر اس کے ذمہ سجدۂ سہو و سجدۂ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدۂ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدۂ نماز و سجدۂ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدۂ نماز رہ گیا تھا اور سجدۂ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدۂ نماز و سجدۂ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 673)

سوال 47 : بھول کر سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ نماز، سجدۂ سہو یا تلاوت رہ جانے کی صورت میں کب تک ادا کر سکتا ہے؟

جواب : سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز (آگے) نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو ج 2 ص 674)

سوال 48 : رکوع میں یاد آیا کہ سجدۂ نماز رہتا ہے تو وہیں سے سجدہ کر لیا یا سجدہ

میں یاد آیا اور سر کو اٹھا کر کرلیا تو کیا حکم ہے کہ رکوع وسجدہ ادا ہو گیا؟

جواب : رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے وہیں سے سجدہ میں چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کرلیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع وسجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع وسجود کا اعادہ نہیں سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔ (الدرالمختار وردالمحتار کتاب الصلاۃ المسائل اثناعشریہ ج 2 ص 444)

سوال 49 : ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال کر کے سلام پھیرا کہ چار پوری ہو گئیں تو کیا حکمِ شرعی ہے؟

جواب : ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہوگئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے۔

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ج 2 ص 674)

سوال 50 : اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو رکعت ہی ہیں کہ مسافر ہوں یا نمازِ جمعہ ہے یا کوئی فوت شدہ رکن یاد ہونے کے باوجود سلام پھیرا تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے دو ہی ہیں یا نماز عشاء کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یونہی اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز گئی۔(مطلب نماز فاسد ہوگئی دوبارہ پڑھے)

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ج 2 ص 674)

سوال 51 : اگر تعدادِ رکعات میں شک ہوا اس بارے میں کیا حکم ہے کہ سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟

جواب : جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وعلیٰ ھذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت

کا چوتھی ہونا محتمل (شک ہے تیسری چوتھی رکعت) ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدۂ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا۔ (مزید س 30 کا جواب پڑھیں)

(الھدایة کتاب الصلاة باب سجود السھو ج 1 ص 76)

سوال 52 : اگر نماز پڑھنے کے بعد شک ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب : نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

(فتح القدیر کتاب الصلاة باب سجود سھو ج 1 ص 452 ، ردالمحتار کتاب الصلاة باب سجود السھو ج 2 ص 675)

سوال 53 : نماز پڑھنے کے بعد مثلاً ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد کسی آدمی نے کہا کہ تین رکعت ہوئیں، اب اس کی مانے یا نہ کیا حکم ہے؟

جواب : ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلّی کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الصلاة ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 131)

سوال 54 : اگر اپنی نماز کے بارے میں شک ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہو مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔ (ردالمحتار کتاب الصلاة باب سجود السھو ج 2 ص 676)

سوال 55 : تعدادِ رکعت کے بارے میں تَشَھُّد کے بعد شک ہوا اور ایک رکن کی مقدار سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہوئیں کیا اب سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب : تَشَھُّد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الصلاة ، باب ثانی عشرفی سجدہ السھو ج 1 ص 128)

سوال 56 : اگر بعد سلام شک ہوا یا دورانِ نماز حدث لاحق ہونے کے بعد وضو

میں شک ہوا، کچھ دیر سوچتا رہا تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رُک رہا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السہو ج 1 ص 128)

سوال 57 : اگر یہ شک ہوا کہ اِس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السہو ج 1 ص 130)

☆**فائدہ** : شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہوگیا تو واجب ہوگیا۔ (مزید سوال 30 کا جواب پڑھیں)

(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ج 2 ص 678)

سوال 58 : بے وضو ہونے یا مسح نہ ہونے کی حالت میں جبکہ یقین بھی ہو کوئی رکن ادا کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رُکن ادا کر لیا تو سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ ، باب ثانی عشرفی سجدہ السہو ج 1 ص 131)

سوال 59 : نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو کتنی رکعات پڑھے؟

جواب : نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔ (المرجع السابق،یعنی سابقہ حوالہ)

سوال 60 : وِتر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اب کیا حکم ہے دعائے قنوت پڑھے یا نہ؟

جواب : وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اِس مِیں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے (یہی اصحّ قول ہے) اور سجدۂ سہو کرے۔

(المرجع السابق)

سوال 61 : اگر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر قنوت پڑھی تو اب تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے یا نہ؟

جواب : امام حلبی نے فرمایا ہے تیسری رکعت میں قنوت پڑھے کیونکہ جب شک پڑھنے کی صورت میں قنوت لوٹائی جاتی ہے اس لئے کہ یہ واجب اپنے محل میں واقع نہ ہوا تو بھولنے والے کو بعد از یقین کیسے نہ پڑھنی ہوگی بھولنے والا ابھی ضرور دوبارہ قنوت پڑھے، اور صاحب خلاصہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ردّالمحتار، ج2، ص10)

سوال 62 : سوال نمبر 60 کے جواب میں تحریر ہوا کہ شاکّ (یعنی شک کرنے والے) کو قنوت کا دوبارہ پڑھنا ہے تو اَصَحّ (زیادہ صحیح) کے مُقابِل (مقابلے میں) بھی ایک قول ہوتا ہے تو عرض ہے کہ وہ کیا ہے؟

جواب : تو وہ جواب یہ ہے بعض علماء نے فرمایا شک کرنے والا دوبارہ قنوت نہ پڑھے دلیل یہ ہے دو دفعہ قنوت پڑھنی بدعت اور بدعت متروک ہوتی ہے۔ لیکن علاّمہ شامی علیہ الرّحمۃ نے اس کا جواب دیا ہے کہ جو عمل بدعت اور واجب کے درمیان دائر ہو احتیاطاً اُس پر عمل کرنا بہتر ہے۔ اس لئے قنوت پڑھنی چاہئیے، واللہ تعالیٰ اعلم

سوال 63 : امام کو دورانِ نماز یہ شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا آخری دو میں شک ہوا کہ تیسری ہے یا چوتھی پھر مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ جیسا وہ کریں وہی اپنا لے تو کیا حکم ہے؟

جواب : امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب ثانی عشر فی سجدہ السھو ج 1 ص 131)

سوال 64: سجدۂ سہو ادا کرنے کے بعد پھر واجب چھوٹا تو کیا حکم ہے؟

جواب : سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر واجب ترک ہوا مثلاً تشہد پڑھنا یا لفظ السلام رہ گیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے پہلا ہی کافی ہے، (اسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے)۔
اگر سجدہ سہو میں ہی شک واقع ہوگیا تو تحری کرے یعنی غور و فکر کرے اور اس شک

والے سہو کی وجہ سے دوبارہ سجدہ سہو نہیں کرے گا کیونکہ ایک نماز میں سجدہ سہو کی تکرار مشروع نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے، اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ دوبارہ سجدہ سہو کر لیتا ہے تو سجدہ سہو کرنے کے بعد دوبارہ اور سہ بارہ یعنی تیسری بار بھی یہ بھول سکتا ہے، اب اگر ہر بھولنے میں الگ الگ سجدہ واجب کریں تو یہ لامتناہی سلسلہ ہو جائے گا۔ چنانچہ

حکایت کیا گیا ہے کہ امام محمد بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خالہ زاد امام کسائی سے فرمایا، اتنی ذہانت ہونے کے باوجود آپ فقہ میں مشغول نہیں ہوئے تو انہوں نے فرمایا جس نے بھی اس (نحو کے علم) میں مہارت حاصل کی تو یہ علم اس کی تمام علوم کی طرف رہنمائی کرے گا، امام محمد نے فرمایا میں آپ سے فقہ کے مسائل پوچھتا ہوں آپ نحو کے علم سے اس کا جواب نکالیں، انہوں نے فرمایا پوچھیں، تو امام محمد نے فرمایا جو شخص سجدہ سہو میں بھول جائے اس کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے تھوڑی دیر غور کیا پھر فرمایا اس پر دوبارہ سجدہ سہو نہیں ہوگا، امام محمد نے فرمایا نحو کس قاعدے سے آپ نے یہ جواب اخذ کیا تو فرمایا اس قاعدے سے کہ تصغیر کی مزید تصغیر نہیں ہوتی تو امام محمد آپ کی ذہانت سے حیران ہو گئے۔

(بدائع الصنائع ج 1ص 402و حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص 460مفہوماً، دارالافتاء اہلسنت)

سوال 65: سجدۂ سہو واجب نہیں تھا مگر کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: سجدہ سہو واجب نہ ہونے کے باوجود سجدہ سہو کرنے سے امام و مدرک (شروع تا آخر اقتداء کرنے والے) یا منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والے) کی نماز میں فرق نہیں پڑے گا البتہ مسبوق (جس کی رکعت رہ جائے اس) کی نماز فاسد ہو جائے گی یعنی دوبارہ پڑے اور جو مقتدی اس سجدہ سہو میں جانے کے بعد ملے انکی نماز بھی نہ ہوئی کیونکہ سلام پھیرتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا۔ (فتاوی رضویہ باب سجود السہو ج 8ص 185 و فتاوی فیض الرسول ج 1ص 383,384مفہوماً)

سجدہ تلاوت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضورِ اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور روکر کہتا ہے ہائے بربادی میری، ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اسکے کیلئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لیئے دوزخ ہے۔'

(صحیح مسلم ،کتاب الایمان ،باب بیان اطلاق اسم الکفرالخ الحدیث **81**، ص **56**)

سوال: سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے، اس کی شرائط اور طریقہ کیا ہے؟

جواب: آیت سجدہ یا سجدہ کا مادہ (لفظ) اور اسکا پہلا یا بعد والا لفظ اتنی آواز سے کہ شور نہ ہونے کی صورت میں خود سن سکے پڑھنے یا سننے سے قصداً سنا ہو یا بلا قصد جو سجدہ واجب ہوا سے سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ (ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب سجود التلاوۃ ج **2** ص **694** مفہوما، فتاوی رضویہ ج **8** ص **223** ملخصاً)

اسکی شرائط وہی ہیں جو نماز کیلئے ہیں سوائے تکبیر تحریمہ کے، اسکا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہے پھر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے اور بعد میں ''اللہ اکبر'' کہنا سنت اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا مستحب ہے۔

(درمختار کتاب الصلاۃ باب سجود التلاوۃ ج **2** ص **699** مفہوما)

سجدہ شکر کا بیان

سوال: سجدہ شکر کسے کہتے ہیں اور اسکا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اولاد پیدا ہونے، مال پانے، گمی ہوئی چیز ملنے، مریض کے شفاء پانے، مسافر واپس آنے، غرض کسی نعمت کے ملنے پر سجدہ کرنا سجدہ شکر کہلاتا ہے اسکا طریقہ وہی سجدہ تلاوت جیسا ہے۔ سجدہ بے سبب جیسا اکثر عوام کرتے ہیں اسپر نہ ثواب نہ مکروہ ہے

(الفتاوی الھندیہ کتاب الصلاۃ باب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ ج **1** ص **136** مفہوما، بہار شریعت ج **1** حصہ **4** ص **738**)

متفرق

ایمانِ مُفَصَّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

ایمانِ مُجْمَل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ

جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے

چھے کلمے

پھلا کلمہ (طَیِّب)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ (شہادت)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ (تَمجِید)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط
اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف
سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

چوتھا کلمہ (توحید)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط
بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ہے
بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو
ہرگز موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

پانچواں کلمہ (اِسْتِغْفَار)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ م

اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ م

الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ م الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَ

سَتَّارُالْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

الْعَظِیْمِ ط

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غائبوں کا جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

چھٹا کلمہ (رَدِّ کُفر)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْاً ءً وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ

وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ

وَ الشِّرْکِ وَ الْکِذْبِ وَ الْغِیْبَۃِ وَ الْبِدْعَۃِ وَ النَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ

وَ الْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ

وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ط

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں

جان بوجھ کراور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں
نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور
بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور
میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

نماز کا بیان

باوضو قبلہ رُو اس طرح کھڑے ہوں کہ دنوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جایئے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی ہوں بلکہ اپنی حالت پر (**normal**) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنا ہے اس کی نیّت یعنی دل کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ اچھا ہے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی ظُہر کی چار رکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیجئے ''پیچھے اس امام کے'') اب تکبیرِ تحریمہ یعنی "اللّٰہُ اکبر" کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی ہتھیلی کے سِرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں اُلٹی کلائی کی بیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اَغل بغل ہوں۔

اب اس طرح **ثناء** پڑھئے:

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ
وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط

پاک ہے تو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری
عظمت بُلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر **تعوّذ** پڑھئے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

پھر **تَسمِیَه** پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

پھر مکمل **سورۂ فاتِحه** پڑھئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۙ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۙ

ترجمۂ کنزالایمان : سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہئے۔

پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً **سورۃ الاخلاص** (پڑھیئے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۙ ج اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۙ ج لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ۬

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۙ ع

ترجمۂ کنزالایمان : اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی
کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہتے ہوئے رَکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سِیدھ میں ہو اونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم
یعنی : پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار

پھر تسمیع (تَس مِیع) یعنی

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ
یعنی : اللہ عزوجل نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی

کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اِس طرح کھڑے ہونے کو " قَومہ " کہتے ہیں۔ اگر آپ مُنفَرِد ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد
یعنی : اے اللہ اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں

پھر " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہتے ہوئے اِس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پِنڈلیوں سے جُدا رکھئے (ہاں اگر صف میں ہوں یعنی باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے پیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور انگلیاں " قبلہ رُو " رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے اور اب کم از کم

تین بار سجدے کی تسبیح

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

یعنی : پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند

پڑھیے۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قِبلہ کی جانب اور اُنگلیوں کے سِرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جَلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اس وقفہ میں **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی** "یعنی اے اللہ عزوجل! میری مغفرت فرما" کہہ لینا مُستحب ہے) پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے پہلے ہی سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اُسی طرح پہلے سر اٹھایئے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

پڑھ کر **الحمد** اور سورت پڑھیئے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کیجئے، دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قَعدَہ کہلاتا ہے۔ اب قعدہ میں **تَشَھُّد** (تَ۔شَہْ۔ہُد) پڑھیئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ

اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ

اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی!

اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں

جب تَشَھُّد میں لفظِ " لا " کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنْصر (یعنی اِس کے برابر والی اُنگلی) کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْھَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ " لا " کہتے ہی کلمے کی انگلی اٹھائیے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلائیے اور لفظ " اِلَّا " پر گرا دیجئے اور فوراً سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " اور " اَلْحَمْد " شریف پڑھئے! سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔ باقی افعال اسی طرح بجا لائیے اور اگر سنت و نفل ہوں تو " سورۂ فاتِحہ " کے بعد سورت بھی ملائیے (ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رکعت کے قیام میں قراءت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہیئے) پھر چار رکعتیں پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں تَشَھُّد کے بعد **دُرُود ابراھیم** علیہ الصلوٰۃ و السلام پڑھئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ

عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ عزوجل! درود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے

درود بھیجا (سیّدنا) ابراہیم پر اور ان کی آل پر، بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ

عزوجل! برکت نازل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے

بَرکت نازل کی (سیّدنا) ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تُو سراہا ہوا بزرگ ہے

پھر کوئی سی دعائے ماثورہ پڑھیے مثلاً

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o

اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار

میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے

مسلمانوں کو بخش دے اس روز جب کہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے

اور چاہے تو رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ کی بجائے یہ دعا پڑھ لے

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ "

اے اللہ! اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی

دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا (پ 2 سورۃ البقرۃ: 201 ترجمۂ کنزالایمان)

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

کہیے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز ختم ہوئی۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی، ص 278، غنیۃ المتملی ص 298)

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ

نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ ط وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط ہ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 301 ، سنن بیہقی ج 2 ص 210)

تسبیح تراویح

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ہ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ و الْکِبْرِیَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ ہ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الرُّوْحِ ہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ہ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ہ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ

پاک ہے ملک وملکوت والا، پاک ہے عزت وبزرگی اور جلال وقدرت اور بڑائی اور جبروت والا، پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے، نہ مرتا ہے، پاک مقدس ہے ہمارا رب اور رب فرشتوں اور روح کا، اے اللہ! مجھے (جہنم کی) آگ سے نجات عطا

فرما، اے نجات دینے والے! اے نجات دینے والے! اے نجات دینے والے! اپنی

رحمت کے سبب، ہم پر رحم فرما اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

نمازِ جنازہ

نیت

مُقتدی اس طرح نیّت کرے:

میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دعا اس میت کے لئے

پیچھے اس امام کے

(فتاویٰ تاتار خانیہ ج 2 ص 153)

اب امام ومقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں:

ثناء

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ

ثَنَاءُ کَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ط

پاک ہے تو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری

عظمت بُلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں اور نمازِ جنازہ کا درود شریف پڑھئے یا دُرودِ ابراہیم پڑھیں:

نمازِ جنازہ کا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ

بَارَکْتَ وَ رَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ ط

اے اللہ عزوجل! درود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے

رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی کی اور رحم کیا (سیّدنا) ابراہیم پر اور
ان کی آل پر، بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

(سعادت دارین ص 230/31)

درود ابراھیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ عزوجل! درود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے
درود بھیجا (سیّدنا) ابراہیم پر اور ان کی آل پر، بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ
عزوجل! برکت نازل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے
بَرکت نازل کی (سیّدنا) ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تُو سراہا ہوا بزرگ ہے

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ، باقی تمام اذکار امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں)۔ دعا کے بعد پھر بغیر ہاتھ اٹھائے " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں اور (دونوں) ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

(حاشیۃ الطحاوی، ص 584)

بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ
اُنْثٰنَاط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ
عَلَی الْاِیْمَان

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور
ہمارے ہر غائب کو اور ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری

ہر عورت کو۔ الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے

نابالغ لڑکے کے جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سِفارِش منظور ہو جائے

نابالغ لڑکی کے جنازے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سِفارِش منظور ہو جائے

(مشکوٰۃ المصابیح، ج 1 ص 319، حدیث 1675، الفتاوی الھندیۃ، ج 1 ص 164)

قبر میں اُتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

دفن کے بعد مٹی دینے کی دعائیں

مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہئے؛

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا

دوسری بار کہئے:

وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے

تیسری بار کہئے:

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

میت کو تلقین کا طریقہ

دفن کرنے کے بعد میّت کو تلقین کرنا اہلِ سنت (وجماعت) کے نزدیک مشروع ہے۔

(بہار شریعت، ج 1 حصہ 4، ص 850، جوہرہ نیّرہ کتاب الصلوۃ باب الجنائز ص 130)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے، ''یا فلاں بن فُلانہ (یعنی میت اور اس کی ماں کا نام لے)'' وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے، ''یا فلاں بن فلانہ'' وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے، ''یا فلاں بن فُلانہ''، وہ کہے گا ''ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔'' مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔

پھر کہے:

اُذْكُرْ مَاخَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

تُو اسے یاد کر جس پر تُو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ عزوجل کے

رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

مُنکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حُجت سکھا چکے۔''

اس پر کسی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، ''اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا؛ ''حوّا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔''

(رواہ الطبرانی فی الکبیر رقم الحدیث 7979 ج 8 ص 250 مطبوعہ احیاء التُّراث العربی بیروت، نماز کے احکام، ص 460)

نوٹ : اگر میّت عورت کی ہو تو اس کے لئے اس طرح کہئے؛

اُذْکُرِیْ مَاخَرَجْتِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَ اَنَّکِ رَضِیْتِ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا

تُو اسے یاد کر جس پر تُو دنیا سے نکلی یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھی۔

عذابِ قبر سے نجات

حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ دعا کسی کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر میّت کے سینے پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب نہ ہو اور نہ منکر نکیر نظر آئیں۔''

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

(فتاویٰ کبریٰ بحوالہ ترمذی باب الجنائز ج 6 ص 2 مطبوعہ بیروت)

ضمناً یہاں پہ درودِ قبرستان بھی ذکر کیا جارہا ہے

درودِ قبرستان

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ
الرَّحْمَۃُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَسْمَآءِ وَ صَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ
مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَ صَلِّ عَلٰی رَوْضَۃِ
مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی
تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَحْبَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ o
بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جب تک نماز باقی ہے اور
درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جب تک رحمت باقی ہے اور درود بھیج
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جب تک برکتیں ہیں اور درود بھیج محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر درمیان روحوں کے اور درود بھیج اوپر
صورت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صورتوں کے اور درود بھیج
اوپر نامِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ناموں کے اور درود بھیج اوپر
نفسِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نفوس کے اور درود بھیج اوپر

قلبِ محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان دلوں کے اور درود بھیج او پر قبر
محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان قبروں کے اور درود بھیج او پر روضۂ محمد
صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان روضوں کے اور درود بھیج او پر جسمِ محمد
صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جسموں کے اور درود بھیج او پر تُربت محمد
صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درمیان تربتوں کے اور درود بھیج اپنی مخلوق کے
بہترین (فرد) ہمارے سردار محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور او پر ان کی اولاد
کے اور ان کے اصحاب پر اور ان کی ازواج پر اور ان کی ذُرّیّات پر اور ان کے اہل بیت
اور ان کے تمام احباب پر اور درود نازل کر اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم
کرنے والے ہے

آیت الکرسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۝ ۚ
لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ
ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَمَا خَلۡفَھُمۡ ۚ وَلَا
یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُھُمَا ۚ وَ ھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
اللّٰہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ
اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے
جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے

ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے
اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی
نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا

(پ 3 سورۃ البقرۃ 255)

چھار قل

سورۃ الکافرون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۝ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ
اَعۡبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ لَکُمۡ
دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۝ ع
ترجمۂ کنزالایمان : اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
تم فرماؤ اے کافرو نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا
ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا
دین اور مجھے میرا دین

سورۃ الاخلاص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ یَلِدۡ ۝ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۝
وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ ع
ترجمۂ کنزالایمان : اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا

ہوااور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

سورۃ الفلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۝ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ع

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کی شر سے

اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو

گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب مجھ سے جلے

سورۃ الناس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰہِ النَّاسِ ۝

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝

مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ۝ ع

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ سب لوگوں کا خدا

اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں

وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی

انعمت علیہم آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسین علیہ افضل الصلوٰة و التسلیم

اللّٰھم تقبلہ منی ھٰذا السعی الحقیر و ارض منی انک رحمٰن و روف رّحیم
وارزقنی بہ شفاعة رسولہ الکریم انت ارحم الرحمین و محبوبک شفیع المذنبین
ولوالدیّ ولاحبابی و جمیع المسلمین واغفرلی ولھم انت یا رب العالمین غفور رّحیم
یدعومنک العبد الحقیر محمد شاھد حمید عفی عنہ ربہ القدیر بمحبوبہ النذیر
آمین بجاہِ النبی الکریم علیہ الصلاة و التسلیم وعلی آلہ و اصحابہ و امتہ اجمعین
مرة بعد مرة ابدًا ابدًا یا ربِ العالمین

تمت باالخیر